مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوتؐ کراچی

میں نے کوئی
خوشبو عنبر نہ مشک کوئی
اور خوشبو حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم (کے پسینہ) کی خوشبو
سے زیادہ عمدہ نہیں سونگھی

حضرت انس رضؓ

جلد ۲

۲۴ فروری تا یکم مارچ ۸۴ء، مطابق ۲۲ تا ۲۸ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ

شمارہ ۳۷

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کے طرز کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رح

۷ حدثنا ابن ابی عمرنا حدثنا سفیٰن عن یزید بن یزید بن جابر عن عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ عن جدتہ کبشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب من فی قربۃ معلقۃ قائمًا فقمت الی فیھا فقطعتہ

۷ کبشہ رض رضی اللہ تعالٰے عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے۔ وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا۔ میں نے اٹھ کر مشکیزہ کے منہ کو کتر لیا۔

ف: امام نووی رح نے امام ترمذی رح سے اس کترنے کی دو وجہ نقل کی ہیں ایک تو تبرکًا کہ اس حصہ کو جس پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک لگا تھا۔ تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھنے کے لئے کتر لیا۔ دوسرے یہ کہ جس جگہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک لگا ہے دوسرا کوئی اس کو استعمال نہ کرے۔ یعنی مقصود یہ کہ ادبًا اس جگہ کو کتر لیا۔ کہ کسی دوسرے کا منہ اس جگہ لگنا بے ادبی تھی۔ اس حدیث میں دو گفتگو ہیں ایک کھڑے ہو کر پانی پینے کی وہ پہلے گذر چکی۔ دوسری یہ کہ بخاری شریف وغیرہ میں حضرت انس رض سے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ اس لئے اس حدیث کو بیان جواز پہ محمول کریں گے یا اس ممانعت کی روایت کو خلاف اولیٰ پہ حمل کریں گے۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پینے کو اس نہی کی وجہ سے ضرورت پر بھی حمل کیا جا سکتا ہے ایک حدیث میں ایک قصہ آیا ہے۔ کہ ایک شخص مشکیزہ کو منہ لگا کر پانی پی رہے تھے۔ کہ اس میں سے ایک سانپ نکل آیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پانی پینے کی ممانعت فرما دی۔ اس حدیث کی بناء پہ اس طرح پانی پینے کے واقعات بظاہر ابتدائی ہیں۔ ایک خصوصی بات اور بھی ہے کہ اس طرح پانی پینے میں منجملہ دوسری وجوہ کے ایک وجہ ممانعت یہ بھی ہے۔ کہ ہر شخص کا منہ ایسا نہیں ہوتا۔ جس کے گھڑے یا مشک وغیرہ کے لگنے سے دوسروں کو گھن نہ آئے۔ لیکن بعض منہ ایسے ضرور ہوتے ہیں جن کا لعاب بیماروں کی شفاء اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ لذیذ اور ہر فرحت کی چیز سے زیادہ سرور پیدا کرنے والا ہوتا ہے ؂

عناب لب لعاب دہن شربت وصال : یہ نسخہ چاہئے ترسے بیمار کے لئے

اس لئے حضور اقدس محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکیزے سے پینے کو دوسروں کے پینے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

۸ - عن ثمامۃ بن عبد اللہ قال کان انس بن مالکؓ یتنفس فی الاناء ثلاثًا وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثًا

۸ - ثمامہ رض کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پانی تین سانس میں پیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ف: حضرت کبشہ رض کی حدیث بھی اس نوع کی ابھی

باقی صـ۲۳ پر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

فی پرچہ ۱- ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، ابوظہبی، شارجہ دوبئی، اردن اور	
شام	۲۴۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپیہ

فون نمبر ۔ ۶۱۲۷۱

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت ۔ A/۲۰ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۱۔ خصائل نبوی

حضرت شیخ الحدیث ۲

۲۔ افادات عارفی

جناب ڈاکٹر عبدالحی صاحب ۴

۳۔ ابتدائیہ

جناب عبدالرحمان باوا صاحب ۵

۴۔ قادیانیوں کے ایک اعتراض کا جواب

جناب تاج محمد صاحب ۷

۵۔ کاروانِ ختم نبوت

جناب منظور احمد الحسینی ۱۰

۶۔ مرزائیت علم و عقل کی روشنی میں

حضرت مولانا زاہد الحسینی ۱۲

۷۔ مولانا تاج محمود کو خراجِ عقیدت ۱۶

۸۔ قادیانی کے انگریز کے ایجنٹ ہونیکا ثبوت

جناب منظور احمد الحسینی ۱۷

۹۔ نقد و نظر

جناب مولانا منظور احمد الحسینی ۲۲

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

حافظ گلزار احمد

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

ترتیب: منظور احمد الحسینی

افاداتِ عارفی

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا: ساری شریعت کے پانچ شعبے ہیں۔ (۱) عقائد (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) معاشرت (۵) اخلاقیات مگر ان شعبوں کے لئے بنیاد اخلاقیات ہیں۔ نفس و شیطان کا اکھاڑہ۔ میدان کارزار وہ عالم تعلقات اور اخلاق ہے۔ جہاں تصوف کی خاص ضروریات پڑتی ہے۔ اگر نماز میں اخلاص نہیں ہے۔ پھر بھی نماز ہو رہی ہے۔ مگر جس وقت تک اخلاقیات درست نہیں نہ عبادت میں روح آتی ہے۔ اور نہ کسی اور چیز میں۔ ذرہ سی بات پر فریق ثانی پر غصہ آتا ہے۔ کہیں آنکھ بہک جاتی ہے کہیں زبان بہک جاتی ہے۔ سارے عالم تعلقات میں ایک کشمکش ہے۔ اور نفس میں تو حسنات و تقویٰ اور فسق و فجور کے داعیے ہیں۔ تو کوئی اندیشہ نہیں۔ سنکھیا زہر قاتل ہے۔ مگر ایک طبیب یونانی اس کو مدبر کر دیتا ہے۔ وہ جوہر حیات بن جاتی ہے۔ تو ان تمام سمیات (زہر) مثلاً غصہ ہے، شہوت ہے۔ غیبت ہے۔ شدید اور سنگین ترین رذائل ہیں جب ان کو مدبر اور معتدل کر لیا جاتا ہے۔ تو یہی اکسیر بن جاتے ہیں۔ مگر تب، جب اکسیر گر کے پاس جائیں۔ جب تک اکسیر گر سے تعلق نہ ہو۔ یہ اپنے آپ تو اکسیر نہیں بنتی۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ میرے پاس حضرت والا کے اکسیری نسخے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاؤ۔

فرمایا۔ صبح سے شام کی زندگی کا جائزہ لو۔ عقائد کا جائزہ لو۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ اللہ میاں کے سامنے تنہائی میں بیٹھو۔ عقائد میں تقدیر کا معاملہ ہے۔ ہمارا روزمرہ کا اس سے سابقہ ہے۔ عالم اسباب کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ موثر حقیقی کو دیکھتے نہیں بس جائزہ لیتے رہیں۔ پہلی نظر جب ڈالتے ہیں تو کسی دوسرے پر پڑتی ہے۔ کہ فلاں شخص نے ایسا کر دیا۔ فلاں بات ایسے ناحق ہو گئی۔ دنیا بھر کے عالم ہونے کے باوجود ان چیزوں سے ہمارا بچنا نہیں ہوتا ہے بے ساختہ کہہ دیتے ہیں۔ بس جائزہ لو اور لیتے رہو۔ اسی طرح عادت پڑے گی۔ ویسے تو ہر چیز آسان معلوم ہوتی ہے۔ مگر جس وقت جائزہ لے کے بیٹھو گے تب معلوم ہوگا۔ کہ کہاں کہاں کھوٹ اور کہاں لغزش ہے۔ جہاں جہاں کھوٹ ہے درست کر لو۔

فرمایا: معاملات کا معاملہ بڑا کٹھن ہے۔ سارا غصہ گھر کے ناتوانوں پر آتا ہے۔ یہ کیوں کر دیا اور یہ کیا ہو گیا۔ اگر وہ بھی تیز ہو تو کیا کہنا۔ سب سے زیادہ اصلاح جو اگر کوئی ہے تو بیوی ہے جو عقل درست کر دیتی ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا۔ کہ جب میری بیوی نے بہشتی زیور پڑھ لیا۔ تو ناک میں دم کر دیا حضرت مرزا مظہر جان جاناں کی بیوی صاحبہ بہت تیز زبان تھیں۔ آپ رح نے ایک مرید پٹھان کو سودا لانے پر مقرر کر دیا تھا۔ وہ بار بار واپس کراتی تھیں۔ اور ڈانٹتی بھی تھیں ایک دن انہوں نے کہا کہ تیرا شیخ سلیقے والا ہے۔ اور تو سلیقے والا ہے۔ نالائق کہیں کا۔ پٹھان نے کہا دیکھو میرے شیخ کو کچھ نہیں کہنا۔ ورنہ میں تجھے چھری مار دوں گا۔ مجھے جو چاہو کہو۔ خبردار میرے شیخ کو کچھ کہنا۔ انہوں نے اور ڈانٹا۔ پٹھان نے آکر حضرت شیخ سے شکایت کی اور کہا کہ اس طرح سے انہوں نے مجھ کو اور آپ کو کہا اور میں نے اس طرح سے ان کو جواب میں کہہ دیا۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ایسی بیوی کو طلاق دیدو۔ آپ نے کہا۔ انہی کی برکت سے تم مجھے بزرگ سمجھتے ہو۔ یہ سب مرتب

باقی صفحہ ۲۰ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من

لانبی بعدی

عربوں کو قادیانی فتنہ سے بچایئے

ابوظبی کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف جن تازہ ترین اقدامات کا اعلان کیا ہے وہ ملاحظہ فرمایئے۔

"ابوظبی کی اسلامی امور اور اوقاف کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ قادیانیوں کے کسی کلب یا تنظیم کو ابوظبی میں کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، خلیج ٹائمز نے یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ اعلان میں عوام کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی ہے کہ تنظیم اسلامی کانفرنس قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی ہے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ قادیانی استعماری طاقتوں سے تعاون کرتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے اسلام کا نام لے کر اسلامی شریعت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ابوظبی میں قادیانیوں کو دفن کرنے کی ممانعت بھی کر دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کی کسی بھی تنظیم کی طرف سے جاری کردہ کسی سرٹیفکیٹ اور کسی بھی دستاویز کو قبول نہیں کیا جائے گا"

(روزنامہ نوائے وقت کراچی مورخہ ۷ فروری ۱۹۸۴ء)

قادیانی فتنہ عالم اسلام کے لیے چیلنج بن گیا ہے اپنی جھوٹی نبوت کے دجل کو پھیلانے کے لیے یوں تو ایک عرصہ سے بیرون ملک کام کر رہے ہیں لیکن اب انہوں نے ارتداد کی تبلیغ کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے عرب ممالک میں اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں ہم نے گذشتہ اشاعت میں ایک سروے رپورٹ کے حوالے سے یہ بات لکھی تھی کہ قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والے افراد عرب ممالک کا رخ کر رہے ہیں اور جاتے بھی مسلمانوں کے بھیس میں ہیں: تشویش تو اس بات کی ہے کہ حرمین شریفین جہاں کفار کا داخلہ حرام ہے یہ لوگ اپنے ناپاک وجود سے اس پاک سرزمین کو بھی نجس کر رہے ہیں یہ سب کچھ کس طرح ہو رہا ہے وہ سروے رپورٹ لے بات صاف کر دی ہے کہ بیرون ملک بھیجنے والا متعلقہ ادارہ اس سلسلے میں غیر معمولی دلچسپی لے رہا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس سروے رپورٹ کی اشاعت کے بعد بھی ہماری حکومت کچھ حرکت میں آتی ہے یا حسب معمول خاموشی اختیار کر لیتی ہے؟

قادیانی فتنہ کی ابتداء برصغیر سے ہوئی ہے۔ ہمارے ملک میں قادیانیوں کے خلاف بے انتہا نفرت پائی جاتی ہے اس کی وجہ مسلمانوں کی ایمانی غیرت ہے اس لیے یہاں ان کو آئینی طور پر بھی کافر قرار دیا گیا ہے ہماری حکومت کا اسلامی فریضہ ہے کہ وہ اس شرعی اور آئینی فیصلے سے ان تمام حکومتوں کو واضح طور پر مطلع کر دے جہاں یہ لوگ جانے کے لیے پر تول رہے ہیں تاکہ وہ ممالک خصوصًا عالم اسلام کما حقہ اس فتنہ سے واقف ہو سکیں۔

ابوظہبی حکومت کی تازہ ترین کاروائی لائق تحسین ہے۔ تمام مسلم ممالک کو اس کی تقلید کرنا چاہیئے اس کاروائی سے اگرچہ عارضی طور پر وہاں قادیانی سرگرمیاں ماند تو پڑ جائیں گی لیکن یہ اس کا مستقل حل نہیں ہے۔ کوئی ٹھوس قدم اٹھانے کی ضرورت ہے تاکہ فتنہ قادیانیت کا قلع قمع ہو سکے۔

ہمیں یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ ابوظہبی میں قادیانیوں کی سرگرمیاں کیا کیا ہیں یہ تشویشناک اطلاعات بھی ملی ہیں کہ وہاں قادیانیوں نے عربوں کو بھی ورغلانا شروع کر دیا ہے۔

اس وقت پورا عرب علاقہ قادیانیت کی زد میں ہے۔ وہاں خفیہ طور پر قادیانی سرگرمیاں جاری ہیں ہم یہ جانتے ہیں کہ عرب ممالک میں کہاں کہاں سے قادیانی داخل ہو رہے ہیں اور یہ بھی ہمارے علم میں ہے کہ قادیان کے رہنے والے قادیانی مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر حج کو بھی جاتے ہیں ہندوستان کی مسلمان تنظیموں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس کی روک تھام کے لیے اقدامات کریں اور حکومت ہند پر واضح کر دیں کہ یہ لوگ غیر مسلم ہیں ان کو عالم اسلام اور خصوصاً حرمین جانے کے لیے اجازت نامہ جاری نہ کرے۔

کیا ایک عرصے سے مطالبہ نہیں ہو رہا ہے کہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے فارم میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے! پھر حکومت کیوں توجہ نہیں دے رہی؟ حکومت تو اپنی ذمہ داری پوری کرے۔

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق سے مودبانہ طور پر درخواست کرتے ہیں کہ خدارا دنیا کو اس فریب سے اور ان معصوم عربوں کو فتنہ قادیانیت سے بچایئے۔ جو اسلام کے نام پر اپنا کاروبار چلا رہے ہیں اور جھوٹی نبوت کی دعوت دے رہے ہیں اور یہ فریضہ اب اس لیے اور زیادہ اہم ہو جاتا ہے کہ خود صدر محترم نے اپنی مختلف تقاریر خصوصاً ۱۲ ربیع الاول کے پیغام میں اس فتنہ کی نشاندہی کرتے ہوئے اسے عالم اسلام کے لیے ایک عظیم فتنہ قرار دیا ہے۔ اور جس طرح دیگر غیر مسلم اقلیت کے پاسپورٹ میں ان کے مذہب کا اندراج ہوتا ہے اسی طرح ان غیر مسلم کا بھی اندراج، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں ضروری ہے تاکہ عالم اسلام اور حرمین شریفین میں ان کی سرگرمیوں کی صحیح طور پر روک تھام ممکن ہو سکے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

قادیانیوں کے ایک اعتراض کا جواب

حضرت مولانا تاج محمد صاحب۔ مدرس قاسم العلوم فقیروالی

سوال

ایک قادیانی نے اعتراض کیا کہ باوجود ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے سخت سے سخت تکالیف پہنچائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر نہیں اٹھایا۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہود کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے آسمان پر اٹھا لیا۔ اور یہ کہ وہ اب تک زندہ آسمان پر ہیں اور حضرت مسیح بحکم خدا مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں مشرکانہ خلاف قرآن ہیں۔ جو ظالموں نادانوں نے گھڑی ہیں۔ ان عقائد کے رکھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔

جواب

ایسا عقیدہ جس پر گذشتہ چودہ سو برس کے اندر سب دنیا کے مسلمان اعتقاد رکھتے تھے جن میں بڑے بڑے مفسرین قرآن، مجددین، امت، محدثین صحابہ کرام، اولیاء عظام صوفیاء، آئمہ فقہا شامل ہیں۔ ایسے عقیدہ کو کیسے کھلم کھلا الفاظ میں مشرکانہ، خلاف قرآن قرار دیا جا سکتا ہے۔ مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی قادیان "حقیقۃ النبوۃ" کے صفحہ ۱۴۲ پر لکھتے ہیں: "پچھلی صدیوں میں قریبًا سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کی حیات پر ایمان رکھا جاتا ہے اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدے پر فوت ہوئے"

اصل حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے اتباع کی یہ پرانی عادت ہے کہ ایک بات جس کو خود ہی ایک وقت نہایت صحیح اور شعار اولیاء بتاتے ہیں۔ دوسرے وقت میں اس کو نہایت ہی برا کہہ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اناجیل مروجہ میں یہ منسوب کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا کہ "میں نیک نہیں ہوں"

اس کے متعلق ایک وقت تو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ ص۱۰۴ پر یہ لکھا کہ "حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔ جو انہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا۔ کہ ان کو نیک آدمی کہیں"۔

مگر جب مرزا صاحب عیسائیوں کا رد کرنے بیٹھے تو اسی فقرہ سے جس کو حلم و تواضع عجز و بے نفسی کہہ کر شعائر اولیاء اللہ قرار دیا تھا۔ اپنی کتاب "ست بچن" ص۱۷۲ پر یوں مستدل ہوئے کہ:۔

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چلن ہے"۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف انجیل میں جو یہ بھی منسوب کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک فاحشہ عورت سے عطر ملوایا۔ مرزا صاحب نے اس کے متعلق "ضمیمہ انجام آتھم" ص۷ پر لکھا کہ:۔

"آپ (مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک

جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے؟"

مرزا صاحب نے اس تحریر میں عطر ملوانے کے فعل کو خلاف پرہیزگاری اور بدچلنی وغیرہ کہا ہے۔ مگر جب ایک شخص نے مرزا صاحب کے پیروکاروں کے داڑھی منڈانے پر اعتراض کیا تو مرزا صاحب نے کہا کہ

"لوگ کن بیہودہ اعتراضوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں۔ ہم باطن کو۔ حضرت عیسیٰ پر ایک شخص نے اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا تو انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے۔ مگر یہ عورت آنسوؤں سے خدا کے نزدیک خلوص شرط ہے۔۔۔۔۔۔ درحقیقت حضرت عیسیٰؑ نے ٹھیک فرمایا"

(بدر ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

اس عبارت میں اس فعل کو جسے پہلے قابل مذمت قرار دیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے حضرت عیسیٰؑ کی جد کی مناسبت کنجریوں سے بتائی تھی۔ باعث تسکین لکھا ہے اس قسم کی بیسیوں مثالیں مرزا صاحب کی تحریرات میں ملتی ہیں خود مرزا صاحب اور ان کے ماننے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے عقیدہ کو تو مشرکانہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لیکن خود مرزا صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں مرزا صاحب اپنی کتاب "نور الحق" کے ص ۵۰ پر لکھتے ہیں۔

"عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے۔ اور وہ اس نبی معصوم جناب موسیٰؑ کی شریعت کا ایک خادم ہے۔ وہی موسیٰ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں؟

ہم صرف یہ دریافت کرتے ہیں کہ جو شخص حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر مانے وہ تو ہوا مشرک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والا۔ لیکن اگر مرزا غلام احمد حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قرآن کی رو سے زندہ آسمان پر مانے تو وہ کون ہوا؟

اگر افضلیت کا معیار بعض شخصی خصوصیات کو قرار دیا جائے تو اس طرح کسی نبی کا دوسرے سے افضل یا بزرگ تر ثابت کرنا دشوار ہو جائے گا۔

"حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر والدین کے پیدا کیا" (جنگ مقدس ص) اسی طرح ان کو زندگی میں جنت کے اندر رکھا۔ (قرآن کریم) "حضرت ابراہیم باوجود آگ میں ڈالے جانے کے صحیح و سلامت رہے" (ضمیمہ تریاق القلوب ص) حضرت موسیٰ کا عصا سانپ بن گیا۔ (نزول المسیح) "ایسا ہی آپ نے عصا مار کر دریا کو پھاڑ دیا" (مواہب الرحمٰن ص) حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کو نساء العالمین پر فضیلت دی گئی (قرآن) "حضرت مسیح علیہ السلام کو بغیر والد کے پیدا کیا" (نزول المسیح ص ۱۲) "حضرت عیسیٰؑ کی دعا پر آسمانوں سے مائدہ نازل کیا گیا" (سورہ مائدہ) حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ (قرآن) بقول مرزائیاں "مرزا صاحب نے بے موسم سنگترہ پیدا کر دیا" (سیرۃ المہدی ص)

بتاؤ یہ تمام باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ظہور میں آئیں؟ پھر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں ان باتوں کے نہ ہونے سے آپ کی افضلیت کا انکار کریں گے۔ رہے ہیں تو کیجیے۔

اگر کہا جائے کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ایسے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر معجزات دکھائے۔ ان پر کیا منحصر ہے۔ تو یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیجئے گا سنئے! اگر حضرت مسیح علیہ السلام چوتھے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش بریں بلکہ حجاب عظمت تک تشریف لے گئے

اتنا اللہ عروج تو ز افلاک گذشت
بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

اسی طرح یہ اعتراض کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ مسلمانوں میں اس وقت عام عقیدہ ہے تو پھر اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ نعوذ باللہ من ذلک حضرت مسیح سے افضل تھے۔

یہ اعتراض بھی صریح غلط ہے۔ اگر حضرت مسیحؑ کا بحکم خدا مردوں کو زندہ کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وجہ فضیلت قرار دینا درست ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی پرلے درجے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے تھے۔ جنہوں نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" کے ص۳۰۸ پر لکھا کہ:۔

"یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح عمل ترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔"

اگر آپ کا یہ قول درست ہے کہ جو شخص ایک مردے کو زندہ کر دے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہو جاتا ہے۔ تو الیسع کی لاش کے چھونے سے بقول مرزا غلام احمد قادیانی "ایک مکروہ اور قابل نفرت عمل ترب" کی برکت سے جو مردہ زندہ ہو گیا۔ ایمان سے بتلاؤ کہ تمہارے اصول کے مطابق اس "بے جان لوتھڑے" کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے میں کیا شک ہے۔ اور مرزائیوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے!

مرزا صاحب کی تحریرات کو مدنظر رکھ کر کسی کا آسمان پر چڑھنا اور دیر تک زندہ رہنا اور کسی کا مردہ کو زندہ کر دینا ثابت ہوا تو ہم تمام مرزائیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ مشرک، ظالم، مخالف قرآن رسول اللہ کی ہتک کرنیوالا کون ہوا!

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ ۔ چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹
S-1-T-E

ترتیب منظور احمد الحسینی

کاروانِ ختمِ نبوت

دورۂ سندھ و پنجاب

پچھلے دو سال سے قادیانیوں کی مذہبی سرگرمیاں زیادہ شدت اختیار کر گئیں ہیں ۔ جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں اور کالج کے طلبہ پر ان کے مبلغین اور مربیوں کے جدید حملے ان کی کسی گہری اسکیم کی خبر دے رہے ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اس سلسلہ میں وقت کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہوئے پنجاب اور سندھ کے مختلف مقامات پر ان مسائل کے جواب میں مذاکراتی مجلسیں قائم کرائیں اور مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ جدید تعلیم یافتہ حضرات اور آفیسرز صاحبان کو بھی مذاکراتی مجلسوں میں اسلام کے ان مسائل مہمہ کی تعلیم دی جائے ۔

پہلی مجلس مذاکرہ ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء کو ملتان میں ایک کوٹھی میں حضرت مولانا عارف اللہ شاہ صاحب (مدینہ شریف) کے ذریعہ قائم ہوئی ۔ علماء اسلام کی طرف سے حضرت ڈاکٹر علامہ خالد محمود اسلامک اکیڈمی مانچسٹر (انگلینڈ) مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ، مولانا عبدالواحد فاضل مدینہ یونیورسٹی مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان مولانا محمد حنیف صاحب مہتمم خیر المدارس ملتان اور مولانا جاوید حسن ترمذی نے شرکت کی اس میں بعض قادیانی حضرات بھی شامل ہوئے ، جدید تعلیم یافتہ لوگوں کی خاصی تعداد شریک مذاکرہ رہی ۔ الحمد للہ کہ اس مجلس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے ۔

دورہ سندھ

۲۱ جنوری کو علماء اسلام کا ایک وفد علامہ خالد محمود کی قیادت میں حیدر آباد پہنچا ریلوے اسٹیشن پر قاری منظور الحق صاحب ناظم اعلیٰ مجلس حیدر آباد ، مولانا نذیر احمد مبلغ مجلس حیدر آباد اور ان کے رفقاء و احباب نے وفد کا خیر مقدم کیا وفد میں مولانا عبد الواحد فاضل مدینہ یونیورسٹی مبلغ مجلس اور مولانا جاوید ترمذی شامل تھے ۲۱ کو ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دوسرا وفد کراچی سے مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا نور احمد صاحب (کتابوں کے موٹر لے کر) پہنچ گیا ۔

۲۱ جنوری کا پہلا اجلاس مدرسہ تعلیم القرآن ہیر آباد کالج روڈ میں ۸ بجے کے بعد شروع ہوا جس میں علامہ صاحب نے مسئلہ حیات مسیح ؑ پر مفصل و مدلل خطاب کیا آخر میں سوال و جواب کی مجلس ڈیڑھ گھنٹہ تک رہی ۔

۲۲ جنوری کا دوسرا اجلاس آڈیٹوریم ہال واپڈا کالونی حیدر آباد میں ہوا جس میں کثیر تعداد میں علماء کرام ، واپڈا کے اعلیٰ سرکاری افسران اور عمائدین شہر نے شرکت کی ۔ حضرت علامہ موصوف کا حقانیت اسلام اور ختم نبوت کے موضوع پر مدلل اور پُر مغز خطاب ہوا ۔ آخر میں سوال و جواب کی محفل ڈیڑھ گھنٹہ تک قائم رہی ۔

۲۳ جنوری صبح کا درس قرآن مدنی مسجد جیل روڈ میں ہوا

۲۳ جنوری شام کا اجلاس عام بعد نماز عشاء مسجد قصاباں کالج روڈ میں ہوا جس میں مولانا عبد الواحد ، مولانا جمال اللہ الحسینی مولانا نذیر احمد مبلغین مجلس نے تقریریں کیں اور آخر میں علامہ خالد محمود نے کذب مرزا پر تفصیلی خطاب کیا ۔

خصوصی ملاقاتیں

مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس وفد نے اپنے دورۂ سندھ میں بعض زعماء سے خصوصی

ملاقاتیں بھی کیں ۲۲ جنوری کو حیدر آباد کی مشہور و معروف شخصیت جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں سے ملاقات کی جس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر تبادلہ خیال کیا۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب نے مجلس کے کام سے پورے اتفاق کا اظہار کیا اور مجلس کے مبلغین کے لیے خصوصی دعا فرمائی ۲۳ کو عصر کے وقت الحاج محمد ہاشم ریٹائرڈ چیف انجینئر اور دیگر حضرات سے قادیانی سرگرمیوں پر تبادلۂ خیال کیا علامہ صاحب نے یہ تجویز رکھی کہ جب تک پاکستان کا ہر تعلیم یافتہ فرد اور طالب علم ان چار مسائل کو اچھی طرح سے نہ سمجھ لیں قادیانی الحادی حملے سے محفوظ رہنا ممکن نہیں آپ نے ان عنوانات پر بہت زور دیا

(۱) قرآن و سنت کی روشنی میں کفر و اسلام کی حقیقت یعنی وہ کیا معیار ہے جس پر کسی کے مسلمان یا کافر ہونے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

(۲) عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت۔ یعنی ہر شخص کے لیے ضروری ہے صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرار رسالت میں ہر شخص کے لیے آخرت میں نجات کی ضمانت ہے

(۳) مرزا غلام احمد کے عملی کردار کے سامنے آنے سے ہی مرزائیت پوری طرح بے نقاب ہو سکتی ہے۔ لہٰذا مرزا کے گھناؤنے کردار کو زیادہ سے لوگوں کے سامنے لایا جائے۔

(۴) علامات قیامت میں سے نزول مسیح، ظہور مہدی وغیرہ کے مسائل، علامہ موصوف نے ان چار موضوعات پر جدید نسلوں کو مطلع کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ان موضوعات پر تحریری ضروری مواد طلبہ اور افسران کو مہیا کیا جائے۔

دفتر ختم نبوت حیدر آباد کا افتتاح

حاجی محمد ہاشم صاحب کی ملاقات سے واپسی پر ہیر آباد نزد مدنی مسجد جیل روڈ، میں دفتر کا افتتاح کیا گیا حضرت علامہ موصوف نے افتتاح کے بعد دعا فرمائی۔

ٹنڈو آدم کو روانگی

۲۴ جنوری ۱۰ بجے مجلس کا قافلہ مولانا حمادی کی سربراہی میں ٹنڈو آدم کی طرف روانہ ہوا۔ مولانا عبدالرؤف شیخ الحدیث مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ مولانا عبدالسلام دیگر مدرسین واحباب نے دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا ٹنڈو آدم میں مولانا عرفان قادری، مولانا عبدالسبحان، مولانا برکت اللہ ودیگر احباب سے ملاقاتیں کی گئیں، اسی روز عصر کے بعد حضرت علامہ موصوف مجلس کے مبلغین کے ساتھ مدرسہ مدینۃ العلوم تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ کے اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔ عشاء کے بعد جامع مسجد ٹنڈو آدم میں جلسہ ہوا جس سے مولانا نذیر احمد، مولانا عبدالمالک، مولانا جمال اللہ الحسینی اور مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کیا آخر میں علامہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ علماء اپنی جنگ جیت چکے ہیں اب حقوق کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ یہ سب مسلمانوں کا مشترک فریضہ ہے کہ وہ اپنے حقوق جو قادیانیوں نے کلیدی اسامیوں پر بیٹھ کر غصب کر لیے ہیں واپس لیں آخر میں دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت علامہ صاحب اسی رات کو بذریعہ ریل ملتان روانہ ہوئے اسٹیشن پر ایک جم غفیر نے حضرت کو الوداع کیا جب گاڑی روانہ ہوئی تو پلیٹ فارم ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج رہا تھا۔

"اردو زبان کی بنیاد اٹھانے میں مذہب کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اردو کا چہرہ چورنگ کرنے میں زبان و محاورہ اور انشاء و بیان کا جو خون کیا ہے اس سے پیشتر اور کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ حتیٰ کہ جعفر زٹلی بھی زبان و بیان کے اعتبار سے اس کے مقابلے میں قادر الکلام تھے"

ظفر علی خاں صفحہ ۶۵
مصنفہ شورش کاشمیری

مرزائیت علم اور عقل کی روشنی میں

حضرت مولانا محمد زاہد الحسینی

یہ مضمون ایک رسالہ کی شکل میں آج سے کئی سال پہلے قدوۃ السالکین حضرت مولانا الحاج محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہٗ نے ترتیب دے کر چھپوایا تھا۔ انہوں نے بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ جسے انتہائی شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے اللہ تعالےٰ مولانا مخدوم کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ (ادارہ)

دعوت حفظ ایمان

از: علامہ سید محمد انور شاہ صاحب کاشمیری قدس سرہ العزیز

مرحوم ومغفور کو مرزائیت سے اس قدر نفرت تھی اور وہ اس فتنہ کو امت محمدیہ کے لئے اس حد تک خطرناک سمجھتے تھے کہ اپنی وفات سے صرف چند دن پہلے جب کہ مرض کا سخت دورہ پڑا ہوا تھا۔ پالکی میں سوار ہوکر جامع مسجد دیوبند میں تشریف لائے اور قوم کو اپنی آخری وصیت سنائی۔ جو درج ذیل ہے:۔

حامدًا ومصلّیا ومسلما: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

محمد انور شاہ کشمیری عفی اللہ عنہ بحیثیت ایمان واسلام واخوت دینی اور امت مرحومہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء ہونے کے لحاظ سے کافۂ اہل اسلام خواص وعوام کی عالی خدمت میں عرض گذار ہے کہ اگرچہ فتنے اور طرح طرح کے حادث اور وارداتیں اس دین صمادی پر وقتاً فوقتاً گذرتی رہتی ہیں اور باوجود اس کے کہ آخری پیغام خدائے برحق یہ ہے۔ کہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدہ)

آج کے دن میں نے دین تمہارا کمال کو پہنچایا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام ہی تمہارا دین ہونے کے لئے راضی ہوا۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان

نہیں محمدؐ کسی کے باپ تمہارے مردوں میں سے لیکن ہیں رسول خدا کے اور خاتم پیغمبروں کے

اللہ بکل شیء علیما ۔ اور خدا ہر چیز اپنے امور میں سے
(الاحزاب) عالم ہے۔

اور اس کے قطعی الدلالۃ ہونے پر بھی امت محمدیہ کا اجماع منعقد ہوگیا اور ختم نبوت کا عقیدہ دین محمدی کا اساسی اصول قرار پایا۔ جس امت نے ہم تک یہ آیت پہنچائی۔ اسی نے یہ مراد بھی پہنچائی۔ اور اسی دعویٰ پر مسیلمہ کذاب اور اسود کاذب کو قتل کیا اور بڑا کفر دونوں کا یہ دعویٰ قرار دے کر کذاب مشہور کیا۔ اور باقی جرائم کو کذب کے ماتحت رکھا۔ مگر پھر بھی بحکم حدیث نبوی بہت سے دجالوں نے نبوت کے دعوے کئے۔ اور ان کی حکومتیں بھی رہیں۔ اور بالآخر واصل بجہنم ہوئے ہمارے اس منحوس زمانہ میں جو یورپ کی افتاد سے ایمان و خصائل ایمان کی فناء کا زمانہ ہے۔ منشی غلام احمد قادیانی کا فتنہ درپیش ہے۔ اور گذشتہ فتنوں سے مزید اور شدید ہے۔ اور حکومت وقت بھی بمقابلہ مسلمانوں کے قادیانی جماعت کی امداد و اعانت کر رہی ہے۔ یہ جماعت بہ نسبت یہود اور نصاریٰ اور ہنود کے اہل اسلام کے ساتھ زیادہ عداوت رکھتی ہے۔ کوئی چیز ان کے اور اہل اسلام کے درمیان مشترک اور اتحادی باقی نہیں رہی۔ منشی غلام احمد قادیانی جو اس زمانہ کا دجال اکبر ہے۔ بیس جزء وحی قرآن مجید پر اضافہ کرتے ہیں۔ کوئی ان کی اس بیس جزء وحی کا انکار کرے۔ اور ان کو نبی نہ مانے وہ ان کے نزدیک کافر ہے۔ اور اولاد زنا ہے اور کوئی اسلامی تعلق مثل جنازہ کی نماز اور نکاح کے اس کے ساتھ جائز نہیں پھر قرآن مجید کی تفسیر اس نے کل اپنے قبضہ میں رکھی ہے۔ دوسرے کسی کا کوئی حصہ نہیں گنا۔ جیسے فارسی مثل ہے

؎ خوردن زمن لقمہ شمردن از تو

اس تفسیر کے مطابق خواہ کل امت کے خلاف ہو سب کے نزدیک گمراہ ہیں۔ حدیث پیغمبر اسلام کی جو اس کی وحی کے موافق نہ ہو۔ اس کی نسبت اس کی تصریح ہے کہ ردی کے ٹوکرے میں پھینک دی جائے۔ ان دو اصول اسلام یعنی کتاب اور سنت کی تو اس کے نزدیک یہ حالت ہے۔ اور جب تصریح اس کے۔ اس پر شریعت بھی نازل ہوئی ہے۔ اور بمقابلہ اس عقیدہ اسلامیہ کے کہ بعد ختم نبوت کے آئندہ کوئی شریعت نہ ہوگی۔ صریح ادعاء شریعت کیا ہے۔ اور نیز اس کا اعلان ہے۔ کہ آئندہ حج قادیان کا ہوا کرے گا نیز جہاد شرعی اس کے آنے سے منسوخ ہوگیا۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو تین ہزار ہی نقل ہوتے ہیں۔ منشی غلام احمد قادیانی کے تین لاکھ اور دس لاکھ تک ہیں۔ جن میں تحصیل چندہ کی کامیابی بھی شمار ہے اور اس کے اشعار ہیں۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم
آنچہ داداست ہر نبی را جام داد آں جام مرا بہ تمام

نیز اپنی مسیحیت کی تولید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ جن پر ایمان جزء دین محمدی ہے۔ ایسی توہین کی ہے کہ جس سے دل اور جگر شق ہوتا ہے۔ اور اس کے نزدیک تحقیقی توہین ہے۔ الزامی یا بقول نصاریٰ تو درکنار رہی۔ توہین عیسیٰ علیہ السلام میں علاوہ اپنی تحقیق کے ایک اور طریقہ بھی اختیار کیا ہے۔ کہ نقل نصاریٰ کے سر رکھ کر توہین سے اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے۔ ؎ گفتہ آید در حدیث دیگراں

یہ معاملہ بیشتر اسی پیغمبر برحق کے ساتھ کیا ہے تاکہ عظمت ان کے لوگوں کے دلوں سے اتار دے۔ اور خود مسیح بن بیٹھے اس واسطے ہنود کے پیشواؤں کے ساتھ ایسا نہیں بلکہ توقیر کی ہے۔ اور ایسے ہی بزرگان اسلام امام حسینؓ وغیرہم کی تحقیر میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ غرض یہ کہ اس دجال کی ذوات اس کے نزدیک سب انبیاء اور رسل صلوٰۃ اللہ علیہم سے بڑھ چڑھ کر اور افضل و اکمل ہے۔ علماء اسلام نے اس فتنہ کے استیصال میں خاص خدمتیں کیں۔ مگر وہ خدمتیں انفرادی اور خصوصی تھیں۔ اس وقت کہ ایک لطیفہ غیب نمودار اور نمایاں ہوا ہے۔ کہ مجاہد ملت جناب سامی القاب مولوی ظفر علی خان صاحب دام ظلہ اس خدمت کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت جناب ممدوح اور ان کے رفقاء جناب مولوی عبد الحنان صاحب اور جناب مولوی لال حسین صاحب اختر اور احمد یار خانصاحب سپرد حوالات ہیں ہم کو کچھ حمیت اور

حمایت اسلام سے کام لینا چاہیئے۔ اہل خطہ کشمیر سمجھ اور بوجھ لیں کہ جو کچھ قادیانی جماعت ان کی امداد کر رہی ہے۔ وہ اہل خطہ کے ایمان کی قیمت ہے۔ اور ناممکن ہے کہ کوئی امداد اور ہمدردی اس فرقہ کی ایمان خریدنے کے سوا ہو۔ سہ

دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند؛ پنہاں خورید بادہ کہ تکفیر می کنند

اور جن لوگوں نے اس فرقہ کے ساتھ کسی قسم کی رواداری برتی ہے۔ وہ خطرہ میں ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی معمولی بعیت ہے۔ بلکہ ایک چھوٹی پیغمبری سے ایک بڑی پیغمبری قادیانی میں تحویل ہوا ہے۔ اور جس کا جی چاہے۔ ان عقائد ملعونہ قادیانی کا ثبوت ہم سے لے لے اور اس شدید وقت میں کہ وطن کو بے خبر کر کے ایمان پر چھاپہ مارا گیا ہے۔ کچھ غیرت ایمانی کا ثبوت دے جن حضرات نے اس احقر سے میرزے حدیث شریف کے حروف پڑھے ہیں۔ جو تقریباً دو ہزار ہوں گے۔ وہ اس وقت کچھ ہمدردی اسلام کر جائیں۔ اور کلمہ حق کہہ جائیں۔ اور انجمن دعوت و ارشاد میں شرکت فرمائیں۔

اس فرقہ کی تکفیر میں توقف یا تو اس وجہ سے ہے کہ ابھی علم نصیب نہیں ہوا۔ اور اب تک ایمان اور کفر کا فرق ہی معلوم نہیں۔ اور نہ کوئی حقیقت محصلہ ایمان کی ان کے ذہن میں ہے۔ اور یا کوئی مصلحت دنیاوی دامن گیر ہے ورنہ اسلام کوئی نسبی اور نسلی لقب نہیں ہے۔ جیسے یہود اور ہنود کو زائل نہ ہو۔ اور جو کوئی بھی اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ بس وہ قومی نسبی لقب یا ملکی وشہری نسبت کی طرح لاینفک ہی رہے بلکہ عقائد اور عمل کا نام ہے اور ضروریات قطعیہ اور متواترات متوارثہ میں کوئی تاویل یا تحریف بھی کفر و الحاد ہے۔ زندقہ و الحاد اس کو کہتے ہیں کہ سچے دین کو گڑبڑ کر دے۔ اور یہ کھلے کفر سے بدتر ہے۔ یہی اس دجال کی تعلیم کا حاصل ہے جب کوئی ایک حکم قطعی اور متواتر شرعی کا انکار کر دے وہ کافر ہے۔ خواہ اور بہت سے کام اسلام کے کرتا ہو۔ ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر اسی جیسی دا... ہوا ہے۔ حق تعالیٰ صحیح علم اور صحیح سمجھ اور توفیق عمل ... کرے۔ آمین (۱۲ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ)

۲ مرزا سر ظفر علی صاحب سابق جج ہائیکورٹ کا احتجاج

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء بروز شنبہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں شریک ہوئے اس جلسہ میں ہز ایکسی لنسی نے مسلمانوں کو اپنے مختلف فرقوں کی باہمی آویزش کے برے نتائج سے متنبہ کیا ہے۔ یہ انتباہ نہایت بر محل ہے۔ اس فعل سے ہز ایکسی لنسی نے بتا دیا ہے کہ ان کے دل میں بلاشبہ مسلمانوں کی بھلائی کا خیال جاگزیں ہے۔ لیکن یہ عرض کر دینا بیجا نہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں میں موجودہ نااتفاقی اور رنجش خود حکومت کے بعض افعال کا براہ راست نتیجہ ہے کہ وہ اس معاملہ میں اپنی حکمت عملی کو بدل دیں۔ تاکہ موجودہ کشیدگی ایک تباہ کن صورت اختیار کرنے نہ پائے۔ جیسا کہ انجمن کے تمام جلسوں کی کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے۔ قادیان کے مرزائیوں یا احمدیوں کے خلاف شدید جذبات برانگیختہ ہو رہے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ حکومت اس حقیقت سے آگاہ ہے۔ اور وہ اسے نظر انداز نہیں کر سکتی۔

میرزائی مسلمان نہیں

عامۃ المسلمین کے دلوں میں اس خیال سے کہ حکومت مسلمانوں کے مقابلہ میں قادیان کی مرزائی جماعت کی حمایت کر رہی ہے۔ بہت بے چینی ہو گئی ہے اور یہ خیال حال ہی میں بہت زیادہ پھیل گیا ہے۔ مسلمان اخبارات میں اور پلیٹ فارم پر اس رائے کے اظہار میں بالکل ہم آہنگ ہیں کہ مرزائی مسلمان نہیں ہیں۔ حکومت نے یہ فرض کر لیا ہے۔ کہ مرزائی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں بلکہ حکومت کا یہ قیاس غلط ہے

مسلمانوں کا جائز مطالبہ

گورنمنٹ کو اس امر کا یقین دلانا کہ مرزائی مسلمان

نہیں ہیں ضروری ہے اس لئے کسی مرزائی کو ذمہ داری کے ایسے عہدے پر مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔ جس پر عام طور پر ایک مسلمان کو فائز ہونا چاہیئے مسلمان اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ کہ مرزائی مسلمانوں سے برسرپیکار ہیں اپنے اس مطالبہ میں حق بجانب ہیں۔

اختلاف عقائد

دو باتیں صاف ہیں اول یہ کہ عقائد کے اصولی اختلافات کی بناء پر مرزائی مسلمانوں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ مسلمانوں کے تمام دیگر فرقے متحد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی پیغمبر (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ مرزائیوں کا اپنا پیغمبر ہے۔ اور تفرقہ کی یہی وہ حد فاصل ہے۔ جو بنی نوع انسان کی تاریخ چلی آئی ہے۔ ایک نئے پیغمبر کے متبعین کو بسا اوقات ان اشخاص کی مخالفت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جو قدیم ادیان کے پابند ہیں۔ اس لئے یہ خیال کرنا ایک بڑی غلطی ہے کہ مرزائی مسلمانوں کا ایک ہی فرقہ ہیں یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کی بڑے زور سے تردید کرتے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ مرزائی عام مسلمانوں سے علیحدگی کی جنگ کا وعظ کرتے ہیں۔ مرزائی مسلمانوں سے شادی بیاہ کا کوئی تعلق نہیں رکھتے نہ وہ ان کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔ نہ کسی مسلمان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ مسلمان بھی انہیں کافر خیال کرتے ہیں۔

ناممکن ہے کہ قادیانی جماعت کی کوئی امداد اور ہمدردی ایمان خریدنے کے سوا ہو۔

حکومت اور مرزائی

دوم: اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ مسلمانوں میں یہ عام خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ چونکہ مرزائی حکومت سے اپنی وفاداری کا اقرار کرتے ہیں اس لئے حکومت ان سے وفاداری کے صلہ میں ترجیحی برتاؤ کرتی ہے۔ جس سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔ مجھے اس معاملہ کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ جن واقعات سے مذکورہ بالا خیال پیدا ہو چکا ہے وہ عالم آشکارا ہو چکے ہیں۔

جو مرزائی کسی مسلمان سے کسی قسم کا تعاون کرے گا وہ اس کے ایمان کی قیمت ہوگی۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ

مرزائیوں کو جداگانہ جماعت قرار دیا جائے۔

مذکورہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکومت کو اپنی حکمت عملی بدل دینی چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے زائل شدہ اعتماد کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتی ہو مرزائیوں کو ایک جداگانہ جماعت قرار دینا چاہیئے ان کے خلاف قانونی سرگرمیوں کو اسی طرح دبانا چاہیئے۔ جس طرح مسلمانوں کی کسی جماعت یا فرد کے معاملہ میں کیا جاتا ہے۔ مرزائیوں سے امتیازی سلوک کا نتیجہ لازمی طور پر بے چینی اور ناراضگی کی صورت میں ظہور پذیر ہوگا۔ (ختم رسالت)

حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ کو خراجِ عقیدت

کنڑی

ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندے محمد عثمان آزاد کی اطلاع کے مطابق جامع مسجد بخاری میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کنڑی کے مبلغ مولانا عاشق الہٰی نے کہا کہ مولانا تاج محمودؒ کا مشن جاری رکھا جائے گا۔ اور فتنۂ قادیانیت کے سدباب کے لئے انہوں نے جو کوششیں کی ہیں وہ رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔ انہوں نے اپنے بیان میں مولانا تاج محمود کی زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مجلس کنڑی کے تمام رہنماؤں نے بھی مولانا تاج محمود کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

گجرات

چوہدری محمد خلیل صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعزیتی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا غلام محمد صاحب دفتر مجلس ہٰذا ہوا۔ جس میں امیر شریعتؒ کے کاروان کے آخری رفیق کار مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحب چیف ایڈیٹر ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کی اور حضرت مولانا محمد نذیر اللہ خانصاحب مسئلہ حیات النبیؐ والوں کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی و ملی و ملکی قربانیوں پر خراج تحسین پیش کیا۔ ان کے لئے ——— دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے نیز ان کے لواحقین کو صبر جمیل عنائت فرمائے۔

تلہ گنگ

تلہ گنگ سے حافظ عبد الرحمٰن خطیب غلہ منڈی مدیر ختم نبوت کے نام لکھتے ہیں۔ بذریعہ اخبار مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحومؒ کی وفات کی خبر پڑھی۔ ازحد دل کو صدمہ پہنچا۔ حضرت مرحوم کی رحلت سے مجلس تحفظ ختم نبوت میں ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے حضرت مرحوم اکابرین احرار کی یادگار تھی۔ مگر کیا کیا جائے۔ قدرت خداوندی کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔ بجز خاموشی و تسلیم و رضا اور صبر کے کوئی چارہ کار نہیں۔ ناکارہ اس غم میں تمام کارکنان "ختم نبوت" کے ساتھ شریک ہے۔ ناکارہ کی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے آمین۔ فتنۂ قادیانیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے حضرت مرحوم کی خدمات تا قیامت زندہ و جاوید رہیں گی۔ ناکارہ خود بستر علالت پر ہے۔ متعدد بار دل کا دورہ پڑ چکا ہے۔ دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

افادات
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر

ترتیب
مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانی کے انگریز کے ایجنٹ ہونے کے بارے میں دستاویزی ثبوت

میں ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ء تک ضلع کرنال میں سینیئر سول جج تعینات تھا۔ اس دوران میں غالباً مجھے کسی معائنہ کے لئے "پونڈری" کے ڈاک بنگلہ میں دو روز قیام کرنا پڑا۔ "پونڈری" کرنال اور کیتھل کی درمیانی سڑک پر ایک مشہور قصبہ ہے۔ ڈاک بنگلہ میں ایک الماری ہے۔ جس میں پرانی کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ایک کتاب لی۔ جو مجلد تھی۔ در اصل اس میں "لندن" کے رسالے کے کئی حصے یکجا کئے ہوئے تھے۔ میں نے ایک حصے کے مضامین کی ہیڈنگ پڑھنا شروع کئے اس خیال سے کہ جو ہیڈنگ میری دلچسپی کا باعث ہوگا اسے پڑھوں گا۔ اتفاق سے ایک ہیڈنگ "مہدی" تھا۔ اس مضمون کو کسی پادری نے لکھا تھا۔ جس کا نام "ریونڈ" لکھا تھا۔ میں نے اس مضمون کو بغور پڑھا۔ بلکہ دو مرتبہ پڑھا کُل مضمون کا یہ نہایت دقیق مقالہ تھا۔ مجھے پورے پورے الفاظ تو یاد نہیں مگر یہ ضرور یاد ہے۔ کہ پادری صاحب نے مضمون کو اس طرح شروع کیا۔ تھا۔ کہ آجکل مسلمانوں کے سن ہجری کی چودھویں صدی شروع ہو رہی ہے۔ اور مسلمانوں میں یہ خیال مذہبی حیثیت کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ (چودھویں صدی میں مہدی کے آنے کا پروپیگنڈا بھی انگریز نے اپنے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے عوام میں پھیلایا ہو گا۔ ناقل) کہ اس صدی ہجری میں ایک مہدی آئے گا۔ جو مسلمانوں کی گذری ہوئی عظمت پھر بحال کرے گا۔ مسلمانوں کو فتح ہوگی۔ اور مذہب اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ پھر پادری صاحب نے اس آنے والی مصیبت کی روک تھام کے لئے دو تجاویز پیش کی تھیں

اول: یہ کہ نہایت غور اور صحت سے معلوم کرو۔ کہ کہاں اور کس جگہ یہ مہدی پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس کو وہیں کچل ڈالو

دوسری تجویز پیش کی۔ کہ ہم خود مسلمانوں میں کوئی مہدی بنائیں اور اس کی ہر طرح امداد کریں۔ اور اس سے وفاداری کا عہد لے کر اس کی ہر طرح شہرت کریں۔ کہ مسلمان اصلی مہدی کو بھول کر اسے قبول کرلیں۔ پادری صاحب نے دوسری تجویز کی حمایت کی تھی۔

میں نے مطالعہ کے بعد کتاب اس الماری میں رکھ دی اور واپس کرنال چلا آیا۔ اس مضمون کا میرے دل پہ گہرا اثر رہا۔ میں اکثر اس مضمون کا ذکر اپنے دوستوں بلکہ غلام احمدی صاحبان سے بھی کرتا تھا۔

۱۹۲۶ء میں ملازمت کے بعد میں نے دہلی قرول باغ میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اور وہاں ایک اپنا مکان تعمیر کر لیا۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ میرے پاس دو صاحب تشریف لائے انہوں نے کہا کہ ان کو غلام احمد پرویز نے بھیجا ہے۔ پرویز صاحب ان ایام میں گورنمنٹ آف انڈیا میں کسی اچھے عہدے پر فائز تھے۔ ان دونوں صاحبان نے مجھے کہا۔ کہ پرویز صاحب ایک کتاب ختم نبوت پر لکھ رہے ہیں۔ اور ان کو معلوم

ہوا ہے۔ کہ اس امر میں آپ کے پاس کچھ مواد ہے۔ وہ یہ مواد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو "پونڈری" ڈاک بنگلہ کا حوالہ دیا۔ اور پتہ بتایا۔ کہ وہاں الماری میں جو کتابیں پڑی ہیں ان میں سے یہ مضمون تلاش کر کے حوالہ نوٹ کر لیں۔ یا نقل کر لیں۔ چند روز کے بعد وہ صاحبان میرے پاس پھر آ گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم نے "پونڈری" ڈاک بنگلہ سے وہ کتاب تلاش کر لی ہے۔ مگر اس میں جو مضمون "مہدی" پر تھا۔ وہ کٹا ہے۔ اور نکالا ہوا ہے۔ اور باقی کتاب قائم ہے۔ ہمارا یہ خیال ہوا کہ جس کے خلاف یہ مضمون ہوگا۔ اس نے ہی نکالا ہے۔ بعد ازاں یہ معاملہ کم از کم میرے لئے کوئی دلچسپی کا باعث نہ رہا۔ مگر میں اس کا ذکر کبھی کبھی دوستوں میں کر دیا کرتا تھا۔

۱۹۵۳ء میں جب مرزائیوں کے خلاف ایجی ٹیشن شروع ہوئی۔ تو پھر اس معاملہ کا خیال خصوصیت سے آیا۔ اور میں نے مندرجہ بالا امور جہاں تک مجھے یاد تھے۔ تحریر کر کے تحقیقاتی عدالت کو بھیج دیئے۔ علاوہ ازیں میں نے خود بھی غلام احمد پرویز کو خط لکھا۔ وہ ان دنوں کراچی میں تھے۔ ان کا جواب آیا۔ کہ دہلی میں ہی انہوں نے اس رسالے کے ناشران کو لندن میں لکھا تھا۔ کہ اس رسالے کی کاپیاں پرویز صاحب کو مہیا کریں اور قیمت وصول کر لیں۔ میں رسالہ کا نام بھول گیا تھا۔ مگر پرویز صاحب کو معلوم تھا کہ رسالہ "بلیک وڈ میگزین" لندن تھا۔ ناشران رسالہ نے پرویز صاحب کو جواب دیا۔ کہ ان کے پاس اتنی پرانیاں کاپیاں نہیں ہیں۔ میں نے یہ قصہ مولانا مظہر علی اظہر کو بیان کیا تھا۔" (میاں غلام علی سابق جج کا بیان بحوالہ روداد مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۳۸۴ھ ص ۹ تا ۱۱)

(روزنامہ نوائے پاکستان، مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۶ء)

سربراہ کمیشن سر ولیم ہنٹر کی رپورٹ

در کانفرنس منعقدہ لندن ۱۸۷۰ء

"مسلمانوں کا مذہبی عقیدہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے۔ اور ان کے لئے غیر ملکی حکومت کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔ جہاد کے اس تصور سے مسلمانوں میں ایک جوش اور ولولہ ہے۔ اور وہ جہاد کے لئے ہر لمحہ تیار ہیں۔ ان کی کیفیت کسی وقت بھی انہیں حکومت کے خلاف ابھار سکتی ہے۔

(رپورٹ دی ارائیول آف برٹش ان انڈیا)

رپورٹ پادری صاحبان

"یہاں کے باشندوں کی ایک بہت بڑی اکثریت پیری و مریدی کے رجحانات کی حامل ہے۔ اگر اس وقت ہم کسی ایسے غدار کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں۔ جو ظلی نبوت کا دعویٰ کرنے کو تیار ہو جائے۔ تو اس کے حلقہ نبوت میں ہزاروں لوگ جوق در جوق شامل ہو جائیں گے۔ لیکن مسلمانوں میں سے اس قسم کے دعویٰ کے لئے کسی کو تیار کرنا ہی بنیادی کام ہے یہ مشکل حل ہو جائے تو اس شخص کی نبوت کو حکومت کے زیر سایہ پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم اس سے پہلے برصغیر کی تمام حکومتوں کو غدار تلاش کرنے کی حکمت عملی سے شکست دے چکے ہیں۔ وہ مرحلہ اور تھا۔ اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی تلاش کی گئی تھی۔ لیکن اب جبکہ ہم برصغیر کے چپے چپے کے حکمران ہو چکے ہیں۔ اور ہر طرف امن و امان بھی بحال ہو گیا ہے۔ تو ان حالات میں ہمیں کسی ایسے منصوبہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو یہاں کے باشندوں کے داخلی انتشار کا باعث ہو۔"

(دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا)

ریورنڈ پادری انگلستان کی سیالکوٹ میں آمد

اور مرزا غلام احمد سے بات چیت

"چنانچہ آپ کا سوانح نگار لکھتا ہے۔ کہ ریورنڈ بٹلر ایم اے (یہ وہی پادری ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جس نے "بلیک وڈ میگزین" لنڈن میں "مہدی" کے عنوان سے کئی مضمون کا نہایت دقیق مقالہ لکھا تھا۔ ناقل) جو سیالکوٹ کے مشن میں کام کرتے تھے۔ اور جن سے حضرت صاحب کے بہت سے مباحثات ہوتے رہتے تھے۔ جب ولایت واپس جانے لگے۔ تو خود کچہری میں آپ (مرزا غلام احمد) کے پاس ملنے کے لئے چلے آئے۔ (ان دنوں مرزا صاحب سیالکوٹ کچہری میں ملازم تھے۔) اور جب ڈپٹی کمشنر صاحب نے پوچھا۔ کہ کس طرح تشریف لائے ہیں۔ تو ریورنڈ مذکور نے کہا۔ کہ صرف مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے۔ اور جہاں آپ بیٹھے تھے۔ وہیں سیدھے چلے گئے۔ اور کچھ بیٹھ کر واپس چلے گئے۔"

(سیرت مسیح موعود مؤلفہ مرزا محمود احمد ص ۱۶، ۱۷)

ریورنڈ مرزا صاحب سے متأثر تھے۔

"ریورنڈ بٹلر آپ (مرزا غلام احمد) کی نیک نیتی اور اخلاص اور تقویٰ کو دیکھ کر متأثر تھے۔ اور باوجود اس بات کو محسوس کرنے کے کہ یہ میرا شکار نہیں۔ ہاں ممکن ہے کہ میں اس کا شکار ہوں جاؤں اور باوجود اس طبعی نفرت کے جو ایک صید کو صیاد سے ہوتی ہے۔ وہ (ریورنڈ) دوسرے مذہبی مناظرین کی نسبت مرزا (غلام احمد) سے مختلف سلوک کرنے پر مجبور ہوئے اور جاتے وقت کچہری میں ہی آپ سے ملنے آگئے۔ اور آپ سے ملے بغیر جانا پسند نہ کیا۔"

(سیرت مسیح موعود ص ۱۸)

ریورنڈ صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے۔

"پادری (ریورنڈ) بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے۔ اور بڑے ادب سے ان سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ جب پادری صاحب ولایت جانے لگے۔ تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے کچہری تشریف لائے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا۔ تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کو آیا ہوں۔ چونکہ میں وطن جانے والا ہوں۔ اس واسطے ان سے آخری ملاقات کروں گا۔ چنانچہ جہاں مرزا صاحب بیٹھے تھے۔ (ریورنڈ صاحب) وہیں چلے گئے۔ اور فرش پر بیٹھے رہے اور ملاقات کر کے چلے گئے۔"

(سیرت المہدی۔ جلد اول ص ۱۵۵، ۱۵۶)

ریورنڈ سے ملاقات کے بعد ملازمت سے استعفےٰ

"آخر مرزا صاحب نوکری سے دل برداشتہ ہو کر استعفےٰ دے کر ۱۸۶۸ء میں یہاں (سیالکوٹ) سے تشریف لے گئے۔" (سیرۃ المہدی ص ۱۵۷، ۱۶۰)

گھر بیٹھے بیٹھے نوکر ہو گیا ہوں۔

"بیان کیا مجھ (صاحبزادہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد) سے جھنڈا سنگھ کاہلواں نے میں بڑے مرزا صاحب (مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضیٰ) کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا۔ کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے۔ اس (مرزا غلام احمد) کا منشا ہو تو کسی اچھے عہدے پر نوکر کرا دوں۔ جھنڈا سنگھ کہتا تھا۔ کہ میں مرزا (غلام احمد) صاحب کے پاس گیا۔ تو دیکھا چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے

کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا (غلام احمد) صاحب آئے اور جواب دیا۔ میں نوکر ہوگیا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا۔ واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا۔ ہاں ہو گیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا۔ اچھا اگر ہو گئے ہو تو خیر ہے؟ (سیرت المہدی، ص۴۵، ج۱)

بھیجنے والے کے پتے کے بغیر منی آرڈر کا آنا۔

مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگر وال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے پوچھا۔ کیا خواب ہے۔ فرمایا، میں نے دیکھا ہے۔ کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چنا ہوا ہے۔ میں نے تعبیر پوچھی تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا۔ جس میں ہزار تھے یا روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سنائی تو ملاوامل اور شرن پت کو بھی بلاکر سنائی جب منی آرڈر . . آیا تو ملاوامل و شرن پت (دو ہندو) کو بلایا اور فرمایا کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے جاکر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والا کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔

(سیرت المہدی ص۱۰۱، ۱۰۲ حصہ سوم)

بقیہ: افادات

اپنی کی وجہ سے ملے ہیں۔ تو بھائی اگر تصدیق اور سند لینی ہو۔ تو درسیات کی سند دارالعلوم سے لو اور طریقت کی سند اپنی بیوی سے لو کیونکہ یہ سب کچھ کچا چٹھا جانتی ہیں۔ وہ لینی ہیں۔

ے اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ۔

تمہاری ساری شریعت سارا علم سارا تقویٰ ارے مجھ سے پوچھو میں جانتی ہوں۔ ہے

تم بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن و ریاض، آپ کو کچھ نہیں جانتے ہیں۔

حضرت (تھانویؒ) میں نفس شناسی کی کمال تھی۔ ایسی گہرائی تک پہنچے۔ جہاں تک کوئی نہ پہنچ سکا۔ تصوف پر جتنے اعتراض ہوتے ہیں سب کا جواب دیا ہے۔ آپ حضرات حضرت کی کتابیں پڑھا کریں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ علم کس کو کہتے ہیں۔

فرمایا: جو حضرت کے سلسلے سے تعلق رکھنے والے ہیں حضرت کے ذوق کے مطابق کام کریں۔ زندگی کا جائزہ لیں۔ یہ نہیں کہ خدانخواستہ ہم میں عیب ہی عیب ہیں الحمدللہ کچھ خوبیاں بھی ہیں۔ اتباع سنت بھی ہے۔ اتباع شریعت بھی ہے۔ لیکن تصدیق کرانی ضروری ہے۔

ے بنا صاحب نظرے گوہر خود را
عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

ے ہمیں کہتی ہے دنیا اہل دل اہل نظر والے
ذرا تم بھی دیکھو کیونکہ تم بھی ہو نظر والے

تو کسی نظر والے سے ہی تصدیق کرا لینی چاہیئے۔ کیونکہ اہل نظر سے لوگوں کی اصلاح وابستہ ہوتی ہے۔ اور طالب کی طلب سے اس کے دل پر القاء ہوتا ہے۔ طالب کے سبق سے اس کو بھی انشراح ہوتا ہے۔ اور فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت والا فرماتے ہیں کہ خط وکتابت سے مجھے بھی نفع ہوتا ہے۔ میں خود غور کرتا ہوں۔ کہ یہ بات مجھ میں ہے۔ یا نہیں۔ دوسروں کی اصلاح کیسے ہوسکتی ہے۔ جب خود عامل نہ ہو۔

فرمایا۔ تاویلات بڑی ناجائز چیز ہے۔ جتنے بھی فرقے بنے ہیں اہل حق کے علاوہ سب تاویلات سے بنے ہیں۔ یا مصلحت اندیشی سے۔ جہاں مصلحت یا تاویل آئی۔ فرقہ بن جائے گا۔

آپ چاہتے ہیں کہ فرقوں میں موافقت ہو لاحول ولا قوۃ بالکل ناممکن محالات میں سے ہے۔ آپ کبھی اس میں نہ پڑیئے۔

فرمایا: خدا معلوم مجھے آپ لوگوں کی خدمت کا موقع ملے یا نہ ملے۔ آپ ساتویں آٹھویں دن آتے ہیں۔ تو خدا کے لئے مجھے اطمینان تو ہو جائے کہ جس راہ پر آپ چل رہے

ہیں۔ اس میں کچھ کاوشش اور فکر ہے۔ اگر کچھ تردّدات ہیں۔ تو ان کو رفع کر لیجئے انشاء اللہ تصدیق و تنقیح ہو جائے گی۔ حضرت والا کی تربیت السالک کا ضرور مطالعہ کرو۔ کیا سوال کئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کا جواب، نفس پر کیا۔ محاسبہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ سب اس میں ہے۔ مآثر حکیم الامت میں بھی اشارات ہیں۔ اور یہ بتلایا گیا کہ سالک کو کن کن چیزوں پر نظر کرنی چاہیئے۔ ایک ایک صفحے اپنے مطابق کر کے دیکھو۔ الحمد للہ یہ ایسی نایاب منفرد کتاب ہے۔ پڑھتے جائیے فائدہ اٹھاتے جائیے۔ تصوف کا حاصل اور خلاصہ اس میں ہے۔ میں آپ کا خادم ہوں اور خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنے حضرتؒ کے ذوق اور ان کے مسلک سے آپ لوگوں کو روشناس کرانا چاہتا ہوں۔ بہت جی چاہتا ہے۔ کہ آپ کا دل جھک جائے۔ سنت آپ حضرات کی عادت ثانیہ بن جائے۔ تاکہ بعد میں کوئی الزام نہ لگانے پائے۔ کوئی نہ کہنے پائے کہ حضرت سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر ایسی حرکت کرتے ہیں

۔ ہماری وجہ سے (خدا نہ کرے) حضرت والا پر کوئی حرف آئے۔ نفس کی نگرانی کے لئے حسنات اور سیئات دونوں کا جائزہ لیتے رہیئے۔ تاویلات اور مصلحتوں کا بھی جائزہ لو۔ تھوڑی دیر نفس کو مخاطب کر کے بات چیت تو کرو۔

فرمایا: طریقت یہ بتلاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا حق ادا کرو ایک صاحب نے کھڑے ہو کر جلدی جلدی وضو کیا میں نے کہا کہ آپ کا وضو تو ہوگیا۔ نماز پڑھ بھی سکتے ہیں۔ مگر یہ وضو بے روح بے جان ہے۔ صحیح معنی میں وضو تو وہ تھا جیسے آپؐ نے کیا تھا آپ قبلہ رُخ بیٹھے ہوتے۔ مسواک کی ہوتی۔ تین تین دفعہ اعضا دھوئے ہوتے، انگلیوں میں خلال کیا ہوتا۔ یہ سب چیزیں آپ سے نہیں ہوتیں۔ تو طریقت نے آپ کو وضو کے حق ادا کرنے کا طریقہ بتلایا۔ ساری فقہ طریقت کے اندر آجاتی ہے۔ غور سے دیکھو۔

بقیہ : نقد و نظر

نجات عطا فرماوے آمین۔

اکابر کا تقوی (ایک سو چودہ وقیع واقعات کا مجموعہ مع مسائل متعلقہ تقوی)

افادات: شیخ المشائخ محدث کبیر حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رح مرتبہ: صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی زیدمجدہٗ

صفحات ۱۲۰، قیمت ۹ روپے صرف

پتہ: مکتبۃ الشیخ ۳۹۶/۱۱ بہادرآباد کراچی نمبر ۵

زیر نظر کتاب میں قطب الاقطاب حضرت گنگوہیؒ، حضرت راس الاتقیاء و المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ حضرت گنگوہی کے معاصرین اور دیگر مشائخ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کے تقوی و تواضع سے متعلق واقعات اور حکایات، مدارس کے معاملات میں اکابر کا تقوی و احتیاط اور فصل ہفتم میں بطور ضمیمہ (از مرتب) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ کے ایمان افروز اور اشک آور واقعات درج ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث نے اس کتاب اختتامی کلمات میں لکھا ہے،

"اس سال رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ میں سہارنپور میں بار بار خیال آتا رہا کہ اکابر کے کچھ واقعات تواضع اور تقوی کے یکجا کراؤں۔ اگرچہ ان میں سے اکثر واقعات میرے مختلف رسالوں میں بھی آچکے ہیں۔ مگر میرا خیال ہوا کہ ان کو یکجا جمع کرا کر ان پر مزید واقعات کا اضافہ کراؤں۔ کہ اکابر کے قصوں کو جتنا میں نے مؤثر پایا۔ دوسری چیزوں کو نہیں پایا۔

حق تعالیٰ شانہٗ تمام مسلمانوں کو ان مؤثر واقعات کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منظور احمد الحسینی

نقد و نظر

تبصرہ طلب کتاب کی دو جلدیں روانہ کرنا ضروری ہیں

اکابر علماء دیوبند (اتباع شریعت کی روشنی میں)

حضرت الشیخ المحدث الکبیر مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم المہاجر المدنی قدس اللہ سرہٗ۔

صفحات ۱۱۶ قیمت سات روپے پچاس پیسے

پتہ: مکتبۃ الشیخ ۱۱۱/۳۶۷ بہادر آباد۔ گلی نمبر ۱۹ کراچی

یہ کتاب تاریخ اسلام کی ایک ایسی محترم بزرگ اور علمی شخصیت کی تالیف ہے جنہیں عالم اسلام میں "شیخ الحدیث" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ زیر نظر کتاب میں اکابر علماء دیوبند کے اتباع شریعت، شغف نماز، اہتمام رمضان، انفاق فی سبیل اللہ شوق حرمین شریفین، احیاء سنت اور سب سے بڑھ کر زہد و تقویٰ اور علم و عمل کی جامعیت کے مختصر واقعات حضرت شیخ الحدیث نے اپنے قلم سے لکھے ہیں۔ اکابر دار العلوم دیوبند جس طرح استقامت دیانت، ذہانت اور فقاہت کے پہاڑ تھے۔ اسی طرح یہ حضرات اتباع شریعت میں بھی جامع اور کامل تھے۔ اور حضرت شیخ الحدیث رحمہ نے اس عنوان پر قلم اٹھا کر امت مسلمہ پر عموماً اور متعلقین اکابر علماء دیوبند پر خصوصاً احسان عظیم کیا ہے۔ کتاب ۸۹ عنوانات پر مشتمل ہے کتاب و طباعت دیدہ زیب اور عمدہ ہے۔

اکبر الامراض (جدید ایڈیشن)

افادات: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رح

مرتبہ: صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی زید مجدہم

صفحات ۹۲، قیمت چھ روپے صرف

پتہ: ۱۱۱/۳۶۷ بہادر آباد گلی نمبر ۱۹ کراچی۔

ہر انسان شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنی بڑائی پسند کرتا ہے اور جہالت کی وجہ سے اس کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے۔ لہٰذا ہر انسان کو اپنا علاج کرانے سے پہلے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مرض کا مریض سمجھے۔ ورنہ اصلاح ممکن نہیں کیونکہ اخلاق سیئہ تو بہت سے ہیں مگر مشائخ نے ان کا خلاصہ تکبر کو بتایا ہے۔ اگر یہ ختم ہو جائے باقی خود بخود زائل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے زیر نظر رسالہ میں حضرت شیخ الحدیث رح نے راہ سلوک کی سب سے بڑی چٹان اور رکاوٹ (تکبر کی حقیقت اور اس کے خطرات کو) نہایت اختصار سے بیان کیا ہے جو افادیت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ یہ رسالہ چار فصل پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں تکبر کی مذمت، تکبر کی علامت اس کی بدترین خصوصیات، ضروری تنبیہات، تیسری فصل میں تکبر کے علاج کی مختلف صورتیں اور مشائخ کے اقوال درج ہیں۔ جبکہ چوتھی فصل متقی حضرات کے لئے لمحہ فکریہ، اشکالات و جواب حضرت شیخ الحدیث کے ارشاد و سید احمد شہید کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس رسالہ کو حضرت مؤلف رح مرتب، ناشر اور جمیع مسلمین کے لئے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور ہم سب کو اس مہلک بیماری سے

باقی ص ۲۱ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

بقیہ : خصائل

گذر چکی ہے۔ لٹکے ہوئے مشکیزہ سے بیٹھ کر پانی پینا ویسے بھی مشکل ہے۔ اس لئے ضرورت کے درجہ میں بھی یہ واقعات داخل ہیں۔ ام سلیم رضہ کے قصہ میں بعض حدیثوں میں اس کی تصریح ہے۔ کہ انہوں نے مشکیزہ کترتے ہوئے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی اس کو منہ لگا کر نہیں پی سکتا۔ جس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اوپر کتر لیا۔

قادیانی عبادت گاہ کو مسجد کی شکل میں تعمیر کرنے کے خلاف مقدمہ شروع ہو گیا

میر پور خاص ۹ فروری (نمائندۂ جسارت) کل یہاں فرسٹ سینئر سول جج جناب حسن شاہ بخاری کی عدالت میں ایک ایسے مقدمے کی سماعت کی گئی ہے جس میں محلہ ڈھولن آباد میں زیر تعمیر قادیانی عبادت گاہ کو مسجد کی شکل پر تعمیر کرنے کو چیلنج کیا گیا تھا درخواست میں کہا گیا تھا کہ قادیانی آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں اس لیے قادیانیوں کو مسجد کے طرز کے گنبد اور مینار بنانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ گنبد و مینار کی تعمیر کرکے مینار سے اذان کی آواز بلند کی جاتی ہے تو اس مماثلت کی وجہ سے ناواقف مسلمان اسے مسجد سمجھ کر چلا جاتا ہے۔ اور اس کی عبادت میں خلل پڑتا ہے اس لیے قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہ کے لیے مسجد کی بجائے کوئی اور نام اختیار کرنا چاہیئے۔ عدالت میں قادیانیوں کے موقف کو بھی سنا گیا۔ انہوں نے کہا کہ دعویٰ قابل سماعت نہیں۔ عدالت نے فریقین کا موقف سننے کے بعد مقدمے کا فیصلہ ۱۲ فروری تک ملتوی کر دیا ہے واضح رہے کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میر پور خاص کی عدالت نے پہلے ہی مسجد کی طرز پر قادیانیوں کی عبادت گاہ تعمیر کرنے کے سلسلے میں حکم امتناعی جاری کر رکھا ہے مقدمے کے مدعی جناب ثروت اللہ کرانی ہیں جو خود بھی ایک وکیل ہیں ان کی جانب سے انور جمال اور صدیق قریشی ایڈوکیٹ اور قادیانیوں کی طرف سے حاجی محمد اسمٰعیل ایڈووکیٹ نے پیروی کی۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت ۱۰ فروری ۸۴ء)

زیادہ کام کرنے سے کھوئی ہوئی توانائی جلد بحال کرنے کے لیے

عنبرینہ

آپ کا نبض شناس

قرشی

طب اسلامی کے فروغ میں نصف صدی سے کوشاں

قرشی دواخانہ

نیو شالیمار ٹاؤن لاہور

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
فون نمبر ۱۶۷۱۷ Registered S. No. 3220

تُو قبرِ کسے دَاری

پہچان گئے پردہ در دیکھنے والے
اللہ کے محبوبؐ کا گھر دیکھنے والے

چھایا ہوا اک رنگ ہے، اک کیف ہے اک نور
کیا چیز ہوئی پیش نظر دیکھنے والے

اس نور کے ٹکڑے میں عجب جذب واثر ہے
دیکھا ہی کریں شام وسحر دیکھنے والے

جلوؤں کا نگاہوں سے نہ ہو جائے تصادم
ہشیار، خبردار، ادھر دیکھنے والے

اعجاز بصیرت بھی بصارت میں نہاں ہے
آئینے میں دیکھ اپنی نظر دیکھنے والے

جلوؤں کا وہ عالم، کہ ٹھہرتی نہیں نظریں
دیکھیں گے یونہی تجکو، مگر دیکھنے والے

ہوں پیش نظر روضۂ اقدس کے مناظر
دیکھیں مری نظر دل سے اگر دیکھنے والے

حمید صدیقی لکھنوی

، اس نظم میں ان تاثرات کا اظہار کیا گیا ہے، جو روضۂ اطہر کے غلاف کا ایک ٹکڑا دیکھ کر پیدا ہوئے ۔